



سوال

(253) مانع حمل گولیوں کے استعمال کے ضابطے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کے لئے مانع حمل گولیوں کا استعمال کب جائز اور کب حرام ہے؟ کیا خاندانی منصوبہ بندی کے سلسلے میں کوئی صریح نص یا فقہی رائے موجود ہے؟ کیا مسلمان کے لئے کسی سبب کے بغیر بھی عزل کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمانوں کو چاہیے کہ جس قدر بھی ممکن ہو وہ اپنی نسل بڑھائیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرف ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے :

((تزوجوا لودود فانی بحکم الامم)) سنن ابی داؤد

”زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جنم دینے والی عورت سے شادی کرو کیونکہ میں تمہاری کثرت کی وجہ سے امتوں پر فخر کروں گا۔“

کثرت نسل، امت کی کثرت کا سبب بنے گی اور امت کی کثرت، باعث عزت ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر احسان کرتے ہوئے فرمایا :

وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرُ نَفِیْرًا ۝۱ ... سورة الاسراء

ترجمہ: ”اور تم کو جماعت کثیر بنا دیا۔“

اور حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا :

وَ اذْكُرُوا اِذْ كُنْتُمْ قَلِیْلًا فَكَثُرْتُمْ ۝۸۱ ... سورة الاعراف

”اور (اس وقت کو یاد) کرو جب تم تھوڑے تھے تو اللہ نے تم کو جماعت کثیر (زیادہ) کر دیا۔“

اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا کہ امت کی کثرت باعث عزت و قوت ہے نہ کہ فقر اور بھوک کا سبب ہے جیسا کہ بعض بدگمانی کرنے والے لوگ تصور کرتے ہیں۔ امت کی

تعداد جب کثیر ہو، اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی پر اس کا اعتماد اور بھروسہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر اس کا ایمان ہو۔

وَمِنْ دَائِي فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقًا 1 ... سورة ہود

”اور زمین پر کوئی طے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی پیدا فرما کر اسے اپنے فضل و کرم کے ذریعے بے نیاز کر دے گا، امید ہے اس تفصیل سے سوال کا جواب معلوم ہو گیا ہوگا۔ عورت کو درج ذیل دو شرطوں کے بغیر مانع حمل گولیاں استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔

1- عورت کو اس کی واقعی ضرورت ہو مثلاً وہ بیمار ہو اور ہر سال حمل کی متحمل نہ ہو سکتی ہو یا بے حد لاغر کمزور ہو یا کچھ اور ایسے مواقع ہوں جن کی وجہ سے ہر سال حمل ہونا اس کے لئے جان لیوا اور نقصان دہ ہو۔

2- شوہر نے اسے اس کی اجازت دے دی ہو کیونکہ شوہر کا یہ حق ہے کہ بیوی اس کے لئے اولاد پیدا کرے، علاوہ ازیں ان گولیوں کے استعمال کے لئے طیب سے یہ مشورہ کرنا بھی ضروری ہے کہ ان کا استعمال نقصان دہ تو نہیں لہذا جب یہ دونوں شرطیں پوری ہو جائیں تو پھر ان گولیوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں لیکن ایسی گولیاں استعمال نہ کی جائیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مانع حمل ہوں کیونکہ یہ قطع نسل کے مترادف ہوگا۔

سوال کے دوسرے فقرہ کا جواب یہ ہے کہ تحدید نسل ایک ایسا امر ہے جو حقیقت میں ممکن نہیں کیونکہ حمل کا ہونا یا نہ ہونا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور پھر انسان جب ایک عدد معین کی تحدید کر لے تو یہ عدد کسی آفت کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہی ہلاک ہو سکتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اولاد اور نسل کے بغیر رہ جائے گا، اسلامی شریعت میں تحدید نسل کے بارے میں کوئی حکم وارد نہیں ہے ہاں البتہ بوقت ضرورت مانع حمل طریقوں کو اختیار کرنا جائز ہے جیسا کہ سوال کے پہلے فقرہ کے جواب میں بیان کیا گیا ہے۔

سوال کا تیسرا فقرہ عزل سے متعلق ہے جبکہ وہ کسی سبب کے بغیر ہو تو اس کے بارے میں اہل علم میں مختلف اقوال ہیں۔ صحیح قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حضرت جابرؓ سے مروی حدیث میں ہے۔

((کننا نعزل علی عہد رسول اللہ ﷺ والقرآن یُنزل)) (صحیح البخاری)

”ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عزل کیا کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا۔“

یعنی ہم نبی اکرم ﷺ کے عہد میں بھی ایسا کیا کرتے تھے اور اگر یہ فعل حرام ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس سے منع فرما دیتے، لیکن اہل علم کا قول ہے کہ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہ کیا جائے کیونکہ اسے اولاد پیدا کرنے کا حق ہے، عزل کی صورت میں وہ مکمل طور پر لطف اندوز بھی نہیں ہو سکتی کہ عورت کی لطف اندوزی کی تکمیل تو انزال کے بعد ہی ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہم نے عزل کے جواز کو عورت کی اجازت کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 214



محدث فتویٰ